ادبیات

دعوتِ عمل

از جناب روش صدیقی

جنتِ دیدہ بہ اندازِ دگر پیدا کر
حسن آباد ہو جس میں وہ نظر پیدا کر

کب سے پامال ہیں یہ ترک و طلب کی راہیں
عشق کی ایک نئی راہ گذر پیدا کر

منتظر ہیں ابھی تیرے لئے لاکھوں جلوے
تو ذرا وسعتِ دامانِ نظر پیدا کر

فلکِ عشق کے ٹوٹے ہوئے تاروں کی قسم
اک نئی انجمنِ شمس و قمر پیدا کر

دل پژمردہ، محبت کو نہیں ہے درکار
اس گلستاں کے لئے اک گلِ تر پیدا کر

کیا ہوا گر تری راتیں رہیں بیگانۂ خواب
حسن بیدار ہو جس سے وہ سحر پیدا کر

جاوداں جن سے بنے انجمنِ نیم شبی
وہ ستارے کبھی اے دیدۂ تر پیدا کر

درِ جاناں پہ اگر حسرتِ سجدہ ہے تجھے
عرش جس کے لئے جھک جائے وہ سر پیدا کر

کوئی منزل جسے بیزارِ سفر کر نہ سکے
وہ تمنا وہ تقاضائے سفر پیدا کر

منتظر جن کے لئے دیر سے ہے دامنِ دوست
دل کے ٹکڑوں سے وہی لعل و گہر پیدا کر

عالمِ وعدۂ فردا جو یہی ہے تو روش
اک نیا سلسلۂ شام و سحر پیدا کر